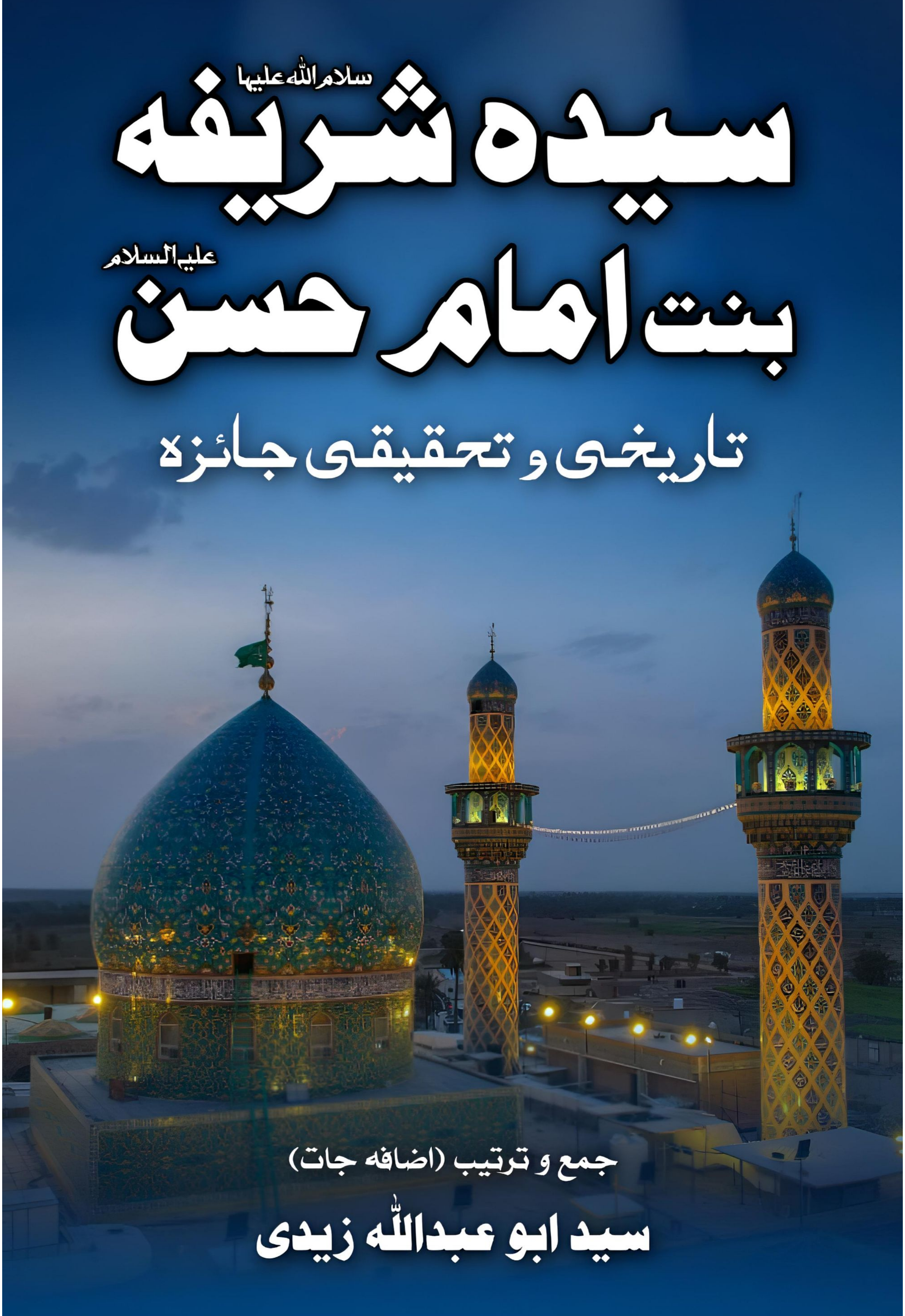
سیدہ شریفہ سلام اللہ علیہا

بنت امام حسن علیہ السلام

تاریخی و تحقیقی جائزہ



جمع و ترتیب (اضافہ جات)

سید ابو عبداللہ زیدی

سیدہ شریفہ بنت امام حسن علیہ السلام

تاریخی و تحقیقی جائزہ

جمع و ترتیب و تحقیقی اضافہ جات

سید ابوعبداللہ زیدی

فہرست

باب اول – سوانح حیات

بسم اللہ تعالی

علویہ شریفہ بنت امام حسن المجتبی علیہ السلام کی پیدائش سنہ 50 ہجری میں ہوئی، وہ سال تھا جب ان کے والد امام حسن علیہ السلام شہید ہوئے تھے۔

اس وقت العلویہ کی عمر ایک ماہ سے بھی کم تھی کیونکہ وہ اپنے والد کی زندگی کے آخری ایام میں پیدا ہوئیں، اور ولادت کے وقت وہ بیماری اور کمزوری کا شکار تھیں۔

اس کے بعد وہ اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہنے چلی گئیں، جنہوں نے ان کا نام ولادت کے وقت "رقیہ بنت امام حسن" رکھا۔

لیکن چونکہ ناموں کا تکرار اور ان کے اثرات بہت زیادہ تھے، اس لیے انہیں "شریفۃ" کا لقب دیا گیا کیونکہ اہل بیت علیہم السلام فاطمہ، رقیہ، محمد، علی، حسن وغیرہ جیسے ناموں سے برکت حاصل کرتے تھے۔

علویہ شریفہ بنت امام حسن مجتبی علیہ السلام اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مدینہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئیں اور امام حسین علیہ السلام کے قافلے کے ساتھ تھیں۔

جب وہ کربلا پہنچیں تو معرکۂ طف 61 ہجری کو پیش آیا۔ اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ معرکہ کے بعد انہیں دیگر اسیرانِ کربلا کے ساتھ شام لے جایا گیا۔

بیماری، جسمانی کمزوری، بھوک، پیاس اور تھکن کی وجہ سے، وہ اسیران کے قافلے کی واپسی کے دوران عراق میں شہید ہو گئیں اور انہیں آج کے معروف مقام پر دفن کیا گیا۔ ان کی تدفین امام زین العابدین علیہ السلام اور ان کی عمہ سیدہ زینب علیہا السلام نے کی۔

جب لوگوں کو اس مقدس مرقد کی جگہ کا علم ہوا تو انہوں نے اس مرقد کی تعمیر کی، اور لوگ اسے "ام محمد" اور "ام ہادی" کے نام سے یاد کرنے لگے۔

اس پاک نسب سیدہ شریفۃ بنت امام حسن علیہ السلام کا اصل نام لوگوں کو معلوم نہیں تھا کیونکہ انہیں صرف "علویہ شریفۃ" کے نام سے جانا جاتا تھا، نہ کہ ان کے ولادت کے وقت رکھے گئے نام سے۔

حوالہ جات:

انساب العترة الطاهرة

عمدة الطالب في أنساب آل أبي طالب

منتهى الآمال في تواريخ النبي والآل

بحر الأنساب الكبير في أنساب العلويين

منتديات شيعة الحسين العالمية قسم: بنات الزهراء

باب دوم- آیۃ اللہ سید مہدی رجائیؒ کا بیان

آیۃ اللہ سید مہدی رجائی، متولی مزار سیدہ شریفہ بنت امام حسن، کا خطاب:

الحمد لله رب العالمين، وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين.

نسأل الله سبحانه وتعالى أن ينصرنا على أعدائنا. نحن الآن نسلط الضوء على مسألة إثبات السيادة حسب فتاوى جميع المراجع، قديمًا وحديثًا، حيث يشترطون الشهرة لتأكيد نسب السادة. فقد رأيتُ خلال حوالي 15-24 سنة من خدمتي للمراجع الكرام عن قُرب أنهم يؤكدون على ضرورة إثبات سيادة العوائل بالشُهرة الصحيحة. فمثلًا، نتبع نفس هذه الطريقة في مزارات السادة العلويين والعلويات في إيران والعراق، حيث إنهم أيضًا مشهودٌ لهم بالسيادة منذ مئات السنين. وبيننا وبين الله فإن هذا الضابط الشرعي كافٍ لنا. هذا المزار الشريف معروف منذ القِدم بأنه مزار الشريفة سلام الله عليها. ولدينا العديد من الشواهد والوثائق التي تبيّن أن هذا المزار معروفٌ منذ زمن بعيد باسم الشريفة بنت الإمام الحسن سلام الله عليه. وحسب الضوابط الشرعية، تكفينا هذه الشهرة لإثبات أن هذا المقام هو للسيدة الشريفة بنت الإمام الحسن. نعم، هناك مجالٌ للبحث في تفاصيل النسب: هل هي بنتُ الإمام الحسن عليه السلام بلا واسطة أم بواسطة؟ هذا أمرٌ بحاجة إلى متابعة وتحقيق، وإن شاء الله سنواصل البحث في هذه القضية مستقبلًا. ولكن الآن نصرِّح بأنها بنتُ الإمام الحسن سلام الله عليها، وحتى إذا جاءت لاحقًا وثائق تُبيّن أن هذه الشريفة العلوية الجليلة بواسطةٍ تصل إلى الإمام الحسن سلام الله عليه، فسيتم أخذ ذلك بعين الاعتبار مستقبلًا. أما الآن فعلى المتولي والمسؤولين في هذا المقام أن يُعرِّفوا بها باسم "الشريفة بنت الإمام الحسن" بدون أي واسطة، إلى أن يثبت خلاف ذلك.

والحمد لله، لقد رزق الله هذا المزار الكريم كراماتٍ عظيمة جليلة. فلا شك ولا شبهة في تلك الكرامات التي ظهرت من هذه العلوية الجليلة. وربما لا يستطيع الإنسان أن يحصيها؛ فبدل العشرات أو المئات، نتحدث عن الآلاف بل الملايين من الكرامات على مر الزمن. فمن كان لديه

مريض، أو لم يُرزق بالأولاد، أو كانت لديه مشاكل اجتماعية أو أسرية – فالحمد لله نرى بأمِّ أعيننا أن حاجاته تُقضى ببركة هذه العلوية الجليلة. وأذكر أنني كنتُ في إيران مع بعض الأعلام، فدار الحديث بيننا. فقلتُ لأحدهم: من هي هذه "الشريفة بنت الإمام الحسن"؟ هل هي في مقام معصومة مثلًا؟ بالتأكيد للمعصومين عليهم السلام مقامٌ وشأنٌ كبير، ولدينا روايات صريحة أنه "مَن زارهم عارفًا بحقهم وجبت له الجنة". ولكن كرامات هذه العلوية الجليلة متواترة أيضاً، كما هو الحال في معصومة قم سلام الله عليها. هناك الكثير من مزارات السادة في إيران والعراق يزورها الناس للتبرك ويحصلون على الثواب، ولكن لا نرى منها هذا الكمّ من الكرامات المتواترة. أما هذا المزار الشريف فالحمد لله قد صدرت منه كرامات كثيرة جليلة. وهذا أحد الطرق لإثبات شأن هذه العلوية، وأن لها مقامًا عند الله وعند أهل البيت عليهم السلام. ونتمنى لأخينا العزيز الشيخ أبو فتلاوي – إن شاء الله – المزيد من التوفيق والسداد في خدمة هذه العلوية الجليلة، وأن يوفقه الله للاضطلاع بهذه المسؤولية وخدمة هذا المزار. وإن شاء الله ببركة سماحة الشيخ سيشهد هذا المزار توسعًا وتطورًا، وسيكون له استقبالٌ عالمي. ونحن دائمًا في خدمة هذه العلوية، كما نحن في خدمة سائر مزارات السادة في إيران وفي العراق. ونسأل الله لأخينا العزيز مزيدًا من التوفيق والسداد في هذا الطريق. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته. ترجمہ الحمد لله رب العالمين، وصل اللہ على سيدنا محمد وآلہ الطاهرين،

ترجمہ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اپنے دشمنوں کے خلاف کامیابی عطا فرمائے۔

آج ہم اس بات پر توجہ دیتے ہیں کہ عدلیہ میں عموماً تمام مراجع کی فتویٰ کے مطابق، سیادت کو ثابت کرنے کے لئے شہرت کی تعیین ضروری ہے۔ میں نے تقریباً 15-24 سال کے دوران مختلف مراجع

سے سنا ہے کہ سیادت کے اثبات میں اس بات کا بہت اہم کردار ہے کہ صحیح شہرت قائم ہو۔ میں نے قریب سے دیکھا ہے کہ مراجع کرام اہل بیت کی سیادت کو شہرت کے ذریعے ثابت کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اسی طرح ہم سادات علویین اور علویات کے مزارات کو ایران و عراق میں دیکھتے ہیں کہ ان کے بارے میں بھی ایسی ہی شہرت پائی جاتی ہے اور ان مزارات کی قدیم پہچان موجود ہے۔ یہ مزارات کافی عرصے سے معروف ہیں، تقریباً سو یا اس سے بھی زیادہ سال سے۔ الحمد للہ، یہ مزار بھی سیدۃ شریفۃ بنت امام حسن سلام اللہ علیہا کے نام سے مشہور ہے اور اس کے حق میں کافی دلائل اور شواھد موجود ہیں کہ یہ قدیم زمانے سے اسی نام سے معروف رہا ہے۔ بعض دستاویزات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مزار شریفۃ بنت امام حسن سلام اللہ علیہا ہی کا ہے۔ شرعی قوانین کے مطابق بھی، یہ مقام اپنی شہرت کی بنا پر ثابت ہے۔ ہاں، تحقیق کا دروازہ کھلا ہے کہ آیا یہ سیدہ بلاواسطہ امام حسن ع کی بیٹی ہیں یا کسی واسطے سے ان کی نسل میں سے ہیں۔ ان شاء اللہ، مستقبل میں اس پہلو سے مزید تحقیق کی جائے گی۔ لیکن فی الحال ہمیں یہی کہنا چاہیے کہ یہ مزار شریفۃ بنت امام حسن سلام اللہ علیہا کے نام سے موسوم ہے اور بغیر واسطہ ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے اس مزار کو عظیم کرامات کا شرف بخشا ہے اور ان کرامات میں کوئی شک نہیں۔ ان کرامات کا سلسلہ بہت وسیع ہے، اور یہ ہر حال میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عظیم کرامات سیدۃ شریفۃ بنت امام حسن سلام اللہ علیہا کے تصدق سے ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ میں نے ایران میں کچھ علماء سے بھی اس موضوع پر بات کی، اور ان سے پوچھا کہ سیدۃ شریفۃ بنت امام حسن سلام اللہ علیہا کی عظمت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا

کہ ان کا مقام بہت بلند ہے اور اس بارے میں ہمارے پاس واضح روایات موجود ہیں جو ان کی عظمت اور کرامات کی تائید کرتی ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مزار کی ترقی اور توسیع میں ہمیں مزید برکتیں حاصل ہوں گی اور ان شاء اللہ یہ مزار عالمی سطح پر بھی پہچانا جائے گا۔ ہم اپنی خدمات اور تعاون کے لئے ہر وقت تیار ہیں، اور اپنے عزیز بھائی شیخ ابو فتلاوي کے ساتھ مل کر اس مزار کی خدمت کے لئے دعاگو ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آیۃ اللہ سید مہدی رجائی

باب سوم – مزار کی تاریخ اور تعمیر

مزار العلویۃ شریفۃ بنت حسن علیہ السلام، جو عوام میں "سیدہ شریفۃ" اور "طیبہ اہل بیت" کے نام سے معروف ہے، عراق کے بابل صوبے میں شہر حلّہ کے نزدیک واقع ہے۔ یہ مزار سیدہ شریفۃ بنت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے۔ تاریخی منابع میں امام حسن علیہ السلام کی ایسی بیٹی کا کوئی ذکر نہیں ملتا جس کا نام "شریفۃ" ہو، لہٰذا مدفون شخصیت کی حقیقی شناخت یقینی نہیں ہے۔ محققین نے اس بارے میں مختلف احتمالات ذکر کئے ہیں، جن میں یہ بھی ہے کہ وہ حسن المثنی کی اولاد میں سے ہیں یا قیدیوں کی نسل سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق، مدفونہ سیدہ شریفۃ دراصل سید ابن طاووس کی بیٹی ہو سکتی ہیں، جو ساتویں صدی ہجری کے ایک شیعہ عالم تھے اور حسن المثنی کی نسل سے تھے۔

مقام اور تعمیر: سیدہ شریفۃ بنت حسن کا مزار حلّہ شہر کے مرکز سے تقریباً نو کلومیٹر دور ابو غرَق کے علاقہ میں ہے۔ شیعہ عالم محمد حرز الدین نے اپنی کتاب "مراقد المعارف" مطبعہ 1365ھ میں اس مزار کی عمارت کو قدیم قرار دیا ہے۔ مزار کی عمارت میں مستعمل قدیم اینٹیں اور چونے سیمنٹ دیکھ کر بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ عمارت صفوی دور 907–1135ھ کی یادگار ہے۔ موجودہ عمارت میں ایک مرکزی کمرہ، ایک بڑا صحن، ایک گنبد اور ایک وسیع صحن شامل ہیں۔ حالیہ برسوں میں خصوصاً 2021ء میں مزار کی دوبارہ تعمیر و تجدید کی گئی ہے۔ 2021ء میں مزار کے لئے نیا ضریح بنایا گیا جس کے اخراجات ایک عراقی عقیدتمند نے اٹھائے۔ اس نے اصفہان ایران جا کر اس ضریح کو وہاں

کے ایک ماہر کاریگر سے تیار کروایا، اور تقریباً پانچ سال کے بعد یہ نیا ضریح عراق منتقل کر کے نصب کیا گیا۔ نئے ضریح کی لمبائی 5.5 میٹر، چوڑائی 4.5 میٹر اور اونچائی 365 سینٹی میٹر ہے۔

مدفون شخصیت: عراقی عوام سیدہ شریفہ بنت حسن کو "سیدہ شریفہ" اور "طیبہ اہل بیت" کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ لوگ دور دور سے اس مزار کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اپنی بیماریوں یا حاجتوں کے پورا ہونے پر سیدہ شریفہ بنت حسن کا شکرانہ ادا کرنے کے لئے مزار کی دیواروں پر تشکر کے طور پر بینرز یا کپڑے ٹانگ دیتے ہیں۔ مدفون شخصیت کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں:

امام حسن مجتبیٰؑ کی بیٹی: عراقی عوام میں مشہور ہے کہ یہ مزار امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی دختر کا ہے، جو واقعۂ کربلا کے اسراء قیدیوں میں شامل تھیں۔ چونکہ تاریخی طور پر امام حسن علیہ السلام کی کوئی بیٹی اس نام سے معروف نہیں، لہٰذا مزارات کے ماہر علما نے اس نظریے کی تائید نہیں کی۔ بعض محققین نے یہ احتمال بھی ظاہر کیا ہے کہ شریفہ کربلا کے واقعے میں موجود ایک کم سن بچی تھیں جو شام سے واپسی کے دوران وفات پا گئیں۔

حسن المثنّیٰ کی بیٹی: کتاب "المشاهد المُشرّفة" کے مؤلف کے مطابق، سیدہ شریفہ حسن المثنی کی بیٹی ہیں، اگرچہ تاریخی ریکارڈ میں حسن المثنی کی کوئی بیٹی اس نام سے مذکور نہیں ملتی۔

سید ابن طاووس کی بیٹی: ایک محقق نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ اس مزار میں مدفونہ شخصیت "شرف الاشراف" بنت سید ابن طاووس متوفی 664ھ ہے۔ سید ابن طاووس ساتویں صدی ہجری کے ایک

معروف شیعہ عالم و مؤلف تھے، اور نسباً حسن المثنی کی اولاد میں سے تھے۔ اس تحقیق کے مطابق، آلِ طاووس کا شجرہ حسن المثنی کی نسل سے جا ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مزار پہلے پہل "شریفۃ بنت حسن المثنی" کے نام سے معروف تھا، لیکن بعد میں غلطی سے عوام میں اسے امام حسن مجتبیٰ ع کی بیٹی سے منسوب کر دیا گیا۔

امِ راضی یا اُختِ راضی: عراقی عوام میں سیدہ شریفۃ کو "امِّ راضی" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ اس لقب کی ابتدا "اُختُ الرّاضی" الرّاضی کی بہن کے طور پر ہوئی اور مرورِ زمانہ کے ساتھ عوامی تلفظ میں بگڑ کر "ام راضی" مشہور ہو گیا۔

دیگر مزارات: بابل صوبے میں سیدہ شریفۃ سے منسوب کئی دیگر مزارات بھی پائے جاتے ہیں، تاہم شیعہ مورخ سید حسین ابو سعیدۃ الموسوی نے ان تمام کو غیر مستند اور فرضی قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر:

مزار شریفۃ علاقہ المحاویل

مزار شریفۃ قصبہ الہاشمیۃ

مزار شریفۃ یاسین الہاشمیۃ

مزار شریفۃ منطقہ الجربوعیۃ

تحقیقی مطالعہ: سیدہ شریفۃ بنت حسن علیہ السلام کی حقیقت جاننے کے لئے ایک مفصل تحقیق سید محمد علی الحلو نے پیش کی ہے، جو کتاب "مزار شریفۃ بنت حسن ع: قراءات تحقیقیّۃ" کی صورت میں دار الکفیل للنشر سے 1437ھ میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں سیدہ شریفۃ کی شخصیت کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے، مثلاً آیا وہ واقعی امام حسن ع کی بلاواسطہ بیٹی ہیں یا کربلا کے اسراء میں سے کسی کی نسل سے تھیں، وغیرہ۔

باب چہارم-تاریخی حقائق اور سوالات

سیدہ شریفہ بنت امام حسن علیہ السلام کا مقام کب متعین ہوا؟

کیا سیدہ شریفہ بنت حسن وہی ہیں جو واقعہ کربلا کے بعد قافلہ اسراء میں شامل تھیں؟

تاریخ میں کسی معتبر ماخذ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ امام حسن علیہ السلام کی کوئی بیٹی تھی جس کا نام "شریفہ" ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذباللہ میں سیدہ شریفہ کے مقام پر اعتراض کر رہا ہوں بلکہ میں صرف اس سوال کا جواب تلاش کر رہا ہوں کہ کیا وہ حلّہ میں مدفون ہیں اور کیا وہ واقعی امام حسن علیہ السلام کی نسل سے ہیں؟

قبروں کی شناخت کے بارے میں دیکھا جائے تو کچھ قبریں بلا شبہ جعلی ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی شناخت کرنے کا قابلِ اعتماد طریقہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ بعض مزعومہ قبریں، مثلاً لبنان جنوبی لبنان اور بیروت وغیرہ میں، بعد میں جعلی ثابت ہوئیں۔

محمد علی الحلو اپنے تحقیقی کتابچے میں لکھتے ہیں:

"مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے جب ایک سنی دوست نے بعلبک میں ہم سے کہا کہ آپ شام میں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے مزار کی زیارت کے لئے جائیں۔ ہم ایک بڑی کوسٹر پر سوار ہو کر وہاں پہنچے۔ وہاں بہت رش تھا اور ہم مزار کے اندر نہ جا سکے، صرف باہر سے زیارت کر کے واپس آئے۔ اسی سفر میں ایک مریض نے منت مانی تھی کہ اگر اس کی بیماری ٹھیک ہو جائے تو وہ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے مزار پر جا کر نظرانہ چڑھائے گا۔ جب ہم واپس پہنچے تو پتا چلا کہ اس مریض کو شفا مل گئی ہے اور اس کی نسبت سے مزارِ سیدہ زینب کے پاس ایک جگہ مشہور ہو گئی۔ "

اسی طرح بعض قبروں کی حقیقی شناخت کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر قبر امام حسین علیہ السلام کی جگہ تو وہی ہے جس پر صدیوں سے شیعوں کا اتفاق ہے، لیکن اگر محض خواب میں دیکھ کر کوئی دعویٰ کرے کہ فلاں قبر کسی معصوم کی ہے تو اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

تاریخ کے گزشتہ 1400 برس میں شیعوں کو ہمیشہ مخالفتوں کا سامنا رہا ہے اور شاذ و نادر ہی بیس سال سے زیادہ عرصہ مسلسل امن یا خوشحالی نصیب ہوئی ہے۔ ماضی میں ایسے ادوار بھی آئے جب زیارتِ قبر امام حسین علیہ السلام پر پابندیاں تھیں، اور بعد میں معاشی و سیاسی مشکلات کے باعث بھی کربلا تک پہنچنا دشوار تھا۔

تاریخ میں کئی مرتبہ مزارات کو منہدم کیا گیا، جیسا کہ شام میں حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے مزار کو دھماکے سے شہید کیا گیا۔ اسی طرح ہم نے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی قبر کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ لہٰذا اگر ہمیں کسی بھی قبر کی نسبت کو ثابت کرنا ہو تو اس کی علمی و تاریخی جانچ اور شناخت ضروری ہے۔ ماضی میں کچھ قبریں غلط طور پر منسوب ہوئیں اور بعد میں یہ غلطی واضح ہوئی۔ اگر ہمیں سیدہ شریفہ بنت حسن کی قبر کے سلسلے میں کوئی خاص علامات یا معتبر شواہد ملتے ہیں، تو ہمیں ان پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

معروف محقق سید محمد مہدی خرسان نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اہل بیت کے تقریباً 70 ایسے بچوں کا تذکرہ جمع کیا ہے جو تاریخ میں گم نام یا شہید ہو گئے اور ان کے مقامات معلوم نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تاریخی طور پر بعض نام اور مقامات ہمارے سامنے واضح نہیں ہیں۔ لیکن اگر واقعی سیدہ شریفہ بنت حسن کی قبر کی تعیین درست ہے، تو ہمیں ٹھوس شواہد کے ساتھ اس بات کو واضح اور ثابت کرنا چاہیے۔

باب پنجم – سیدہ شریفہ کے نام کی تحقیق

شریفۃ بنت حسن کا نام کیا ہے؟

شریفۃ بنت حسن، جو عوام کی حاجات پوری کرنے، مریضوں کو شفا دینے اور خصوصاً لڑکیوں کے رشتوں کے حوالے سے مشہور ہیں، کو عام طور پر "طبیبہ المغلولین" کہا جاتا ہے۔ اللہ آپ کے اعمال قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی بارگاہ سے بہترین اجر عطا فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدہ شریفۃ بنت حسن کا اصل نام درست طور پر معلوم نہیں ہے۔

اکثر غلط فہمی کی بنا پر انہیں "علویہ شریفۃ" یا صرف "سیدہ شریفۃ" کہا جاتا ہے۔ صورتِ حال یہ ہے کہ اس مزار کے بارے میں جو معلومات ہمیں ملتی ہیں وہ تقریباً چار پانچ سو سال قبل کی روایات پر مبنی ہیں۔ تب لوگوں نے یہ کہا کہ یہاں ایک خاتون مدفون ہیں جو امام حسن علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ امام حسن علیہ السلام کی بیٹی تھیں، تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی کوئی بیٹی "شریفۃ" نامی نہیں تھیں اور جو بھی قبریں آج اس نام سے منسوب ہیں، ان میں سے کسی کے بارے میں ثابت نہیں کہ وہ امام حسن ع کی بیٹی کی ہیں۔ تاریخی طور پر اس زمانے میں خواتین کے نام زیادہ مشہور نہیں ہوتے تھے؛ انہیں عموماً "امِّ محمد" جیسے ناموں سے پکارا جاتا تھا کیونکہ لوگ ان کے ذاتی نام سے واقف نہیں ہوتے تھے۔

ماضی میں عربوں کے درمیان "شریفہ" کا لفظ اُس زمانے میں استعمال ہوتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے نسبت رکھنے والوں کی شناخت کرنی مقصود ہوتی تھی۔ اس دور میں لوگوں نے "اشراف" یا "شریف" کا لقب ان افراد کو دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ تمام باتیں تاریخی تناظر میں درست ہیں۔

باب ششم- زیارت کا سفر اور عوامی عقیدت

ہم لمبی اور پیچیدہ راہوں کو مٹی اور پختہ سڑکوں پر، کھجور کے باغات اور فرات کی نہروں کے بیچ سے گزرتے ہوئے اس مقدس مزار تک پہنچتے ہیں۔ راستے میں آغاز سے ہی دیواروں پر بمشکل کوئی خالی جگہ نظر آتی ہے؛ ہر جگہ شکریے کے بینر، تختیاں یا کپڑے لٹکے ہوئے ہیں جن پر سیدہ کی کرامات کا اعتراف کیا گیا ہے۔

مقامی لوگوں میں یہ مزار "آلِ اللہ کے طبیب" کے طور پر جانا جاتا ہے۔ کوئی بھی بیمار یا مشکل میں مبتلا شخص یہاں آتا ہے تو خالی ہاتھ اور مایوس واپس نہیں جاتا۔ اتنا کافی ہے کہ آپ کسی بھی عراقی سے پوچھ لیں کہ سیدہ شریفہ کون ہیں؟ فوراً جواب ملے گا:

سیدہ شریفہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی دختر ہیں، اہلِ بیت کی ایک عظیم خاتون جنہوں نے کربلا سے کوفہ، اور پھر کوفہ سے شام کے سفر میں بے شمار مصیبتیں اور سختیاں برداشت کیں۔ ان کی نظر سے کوئی بیمار یا مصیبت زدہ انسان اوجھل نہیں رہتا اور وہ اپنی خدا داد عزّت کے صدقے, اُس کی بیماری کو فوراً شفا عطا کر دیتی ہیں۔ اگر اُن کی کرامات کے اعلان کے لئے نقارہ خانہ قائم کر دیا جائے تو دن رات ان کے معجزات کے نقارے بجتے رہیں گے۔ سیدہ شریفہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی دختر ہیں؛ وہ ایک عظیم المرتبت سیدہ تھیں جو واقعۂ عاشورا کے بعد کربلا سے کوفہ لائی گئیں۔ کوفہ سے شام کے راستے میں، حلّہ کے قریب – جو کربلا سے تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے – سفر کی صعوبتوں کے باعث یہ کارواں آگے نہ بڑھ سکا اور سیدہ شریفہ وہیں شہید ہو گئیں۔ آپ کو اسی علاقے کے نخلستانوں کھجور کے باغوں میں دفن کیا گیا۔

باب ہفتم – خطاب: آیۃ اللہ سید ہادی المدرّسی

محلِ خطاب: مرقد شریفه بنت الامام الحسن المجتبی حلّه، عراق

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. اللهم صلِّ على محمدٍ وآل محمد. الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله. نقرأ في الزيارة: "لا إذن بقبوركم..." أي اللهم ارزقنا زيارة قبورهم. إن مقامات أهل البيت عليهم السلام هي التي يُشار إليها بأنها مراكزُ الإشعاع الإيماني ومراكزُ المعرفة. في الحقيقة، تشرّفنا قبل فترة بزيارة الشريفة العلوية الصديقة فاطمة بنت الإمام الحسن المجتبى عليها السلام في هذه المنطقة من الحلّة. وبناءً على بعض القرائن، وبناءً على ما ذكره سماحة الشيخ متولي مزار شريفه من أنها تثبت نفسها بنفسها، تبيّن لنا أن هذا المقام هو حقاً للسيدة الصديقة فاطمة. نحن نعرف العطرَ من رائحته، ونعرف أن الشمسَ قد أشرقت من النور الذي يملأ الأفق. هكذا نعرف قدرَ هذه السيدة مما أظهره الله تعالى على يديها من قضاء حوائج المؤمنين والمؤمنات. وبعض تلك الكرامات قد سُجِّلت على اللافتات المُعلَّقة في الطريق إلى مقام هذه السيدة. حقيقةً، لعلها كانت هدايةً ربانية من الله عز وجل أن شعرتُ بأن هذه هي الصدّيقة فاطمة بنت الإمام الحسن المجتبى – بنت إمام وزوجة إمام وأم إمام. ولا نعرف امرأةً أخرى نالت هذا المجد من جميع أطرافه إلا هذه المرأة التي سمّاها إمامان "الصدّيقة": الإمام زين العابدين والإمام الصادق عليهما السلام. الصديق يختلف عن الصادق؛ فالصادق قد يكون صادقًا وربما أحيانًا لا يصدق، لكن الصدّيق هو الذي يَصدُق إيمانُه عملَه. وأولئك هم الصدّيقون. ونحن نطلب من الله عز وجل أن يحشرنا يوم القيامة مع الصدّيقين والشهداء، وقد قدّم الصدّيقين على الشهداء. هذه السيّدة الصدّيقة مقامُها عظيمٌ حقًا. وأرجو من الله عز وجل أن يوفقنا دائمًا لزيارتها، وأن نتوسل بها إلى الله، وأن نطرح حوائجنا بين يدي الله عز وجل ببركتها. وأنا بصراحة أشعر بأن من واجبي أن أُبيّن هذه الحقيقة. حتى لو لم تكن هذه السيّدة مدفونةً هنا – إذ تشير معظمُ الروايات إلى أنها دفنت في كربلاء مع زوجها الإمام السجاد عليه السلام – فإن كل القرائن الحالية تدل على أنها دُفنت هنا في هذه المنطقة. وقد أشار سماحة الشيخ أيضًا إلى أن بعض المحققين يميلون إلى هذا الرأي. وعلى أي حال، نحن نزورها هنا ونعتقد أن هذا هو مقامها. وإن شاء الله نُوفَّق

دائمًا لزيارتها. ونرجو من الله أن يغفر لنا ذنوبنا، وأن يقربنا إليه، وأن يحشرنا معهم وفي درجتهم في الجنة، إن شاء الله. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

ترجمہ :

کیونکہ یہ صدیقہ فاطمہ بنت امام حسن مجتبیٰ ہیں، جو امام کی بیٹی، امام کی زوجہ اور امام کی ماں ہیں۔ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ ! محمدؐ اور ان کی آل پر درود بھیج۔ حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں اس راستے کی ہدایت دی، ورنہ ہم کبھی ہدایت نہ پاتے۔ ہم زیارت میں یہ پڑھتے ہیں: "اے اللہ ! ہمیں ان کی قبروں پر جانے کی توفیق دے، اہل بیتؑ کے مقامات پر۔" وہ مقامات جہاں ایمان کا نور پھیلتا ہے اور معرفت کے مراکز ہیں۔ حقیقت میں، ہم نے کچھ عرصہ پہلے اس مقام پر حضرت صدیقہ فاطمہ بنت امام حسن مجتبیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، جو حلہ کے اس علاقے میں واقع ہے۔ کچھ نشانیوں اور محترم شیخ کے بیان کی بنیاد پر، یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ مقام حقیقت میں حضرت صدیقہ فاطمہ کا ہے۔ ہم عطر کو اس کی خوشبو سے پہچانتے ہیں، اور سورج کے طلوع ہونے کو اس کی روشنی سے۔ ہم اس سیدہ کے مقام کو اس کے ہاتھوں سے مومنوں اور مومنات کی حاجات پوری ہونے سے پہچانتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک ربانی ہدایت تھی جس نے مجھے اس یقین پر پہنچایا کہ یہ صدیقہ فاطمہ بنت امام حسن مجتبیٰ ہیں، جو امام کی بیٹی، امام کی زوجہ، اور امام کی ماں ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی اور عورت کو ایسی فضیلت ملی ہو کہ اسے "صدیقہ" کہا جائے،

سوائے اس خاتون کے جسے دو اماموں نے "صدیقہ" کا لقب دیا ہے: امام سجادؑ اور امام صادقؑ۔ صدیقہ کا مقام عام صداقت سے مختلف ہے۔ صدیق شاید ہمیشہ سچ پر قائم نہ رہے، لیکن صدیقہ وہ ہے جو اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتی ہے، اور جس کا عمل اس کے ایمان کا مظہر ہوتا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ہمیں صدیقین اور شہداء کے ساتھ محشور کرے اور ہمیں جنت میں ان کے درجے عطا کرے۔ یہ صدیقہ کا مقام بہت عظیم ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں ہمیشہ ان کی زیارت کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ان کے وسیلے سے اللہ سے دعا کریں، اور اپنے حاجات اللہ کے سامنے پیش کریں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا فرض ہے کہ اس حقیقت کو بیان کروں، چاہے بعض روایات کے مطابق وہ یہاں مدفون نہ بھی ہوں۔ کیونکہ بیشتر روایتوں کی رو سے وہ کربلا میں اپنے شوہر امام سجادؑ کے ساتھ دفن ہیں۔ اگرچہ کچھ محققین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ وہ یہاں دفن ہیں، بہر حال ہم اس مقام کی زیارت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ہمیشہ اس مقام کی زیارت کی توفیق دے، ہمارے گناہوں کو معاف کرے، اور ہمیں اپنی قربت عطا فرمائے۔ اور قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھ محشور کرے اور جنت میں ان کے درجے میں جگہ دے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آیۃ اللہ سید ہادی المدرّسی

باب ہشتم – خطاب: محقق شیخ علی الکورانی

بسم الله الرحمن الرحيم.

حيا الله سماحة الشيخ أخي التلاوي والإخوة الأعزاء. الله يحفظكم ويرعاكم. شرفٌ لنا أن نكون معكم من النجف الأشرف، من جوار أمير المؤمنين عليه السلام. وسماحة الشيخ أيضًا له امتياز، وهو أنه متولي لمشهد السيدة الشريفة بنت الحسن عليها السلام. مقام السيدة الشريفة بنت الحسن عليها السلام له عشّاق ومحبّون ومريدون وزوّار كُثُر. والشيء الرائع في هذا المقام هي الكرامات؛ كرامات أهل البيت عليهم السلام التي تظهر في هذا المكان. قبل قليل ذكر لنا الحاج قصّة زوجته وكيف كانت مصابة بالسرطان، وزارت السيدة الشريفة بنت الحسن سلام الله عليها، فشفاها الله ببركتها. وهذا ليس بعجيب؛ أن تكون لذريات أهل البيت عليهم السلام هذه الكرامات والمقام العظيم. فمقام أهل البيت عليهم السلام أعظم مما نتصور. نقول عنهم هذه قمم أرضية، ولكن أهل البيت عليهم السلام هم قمم سماوية. وأما ذرياتهم، فإذا استجاب الله الدعاء عندهم وأجرى على أيديهم الكرامات، فهذا أمرٌ طبيعي وعادي. سماحة الشيخ أخبرني أن سماحة سيدنا المرجع السيد السيستاني دام ظله يريد منكم أن تجعلوا هذا المشهد المبارك مدرسةً ومنبرًا لتوعية المسلمين وتعليمهم معالم دينهم. ومن أهم معالم دينهم ارتباطهم بربهم عز وجل، ونبيهم صلى الله عليه وآله وسلم، وأهل البيت عليهم السلام. إن شاء الله سيكون هذا المشهد، مشهد السيدة الشريفة بنت الحسن سلام الله عليها، مركزًا للتوعية والتربية والعبادة للمؤمنين. حياكم الله، ونسألكم الدعاء.

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامت رکھے، محترم شیخ اور پیارے بھائی التلاوی اور عزیز ساتھیو ! اللہ آپ سب کی حفاظت فرمائے اور آپ کو اپنی امان میں رکھے۔ ہمیں نجفِ اشرف سے، حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے جوار سے، آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ محترم شیخ کو بھی یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ حضرت سیدہ شریفہ بنت الحسن علیہا السلام کے مزار کے متولی ہیں۔ حضرت سیدہ شریفہ بنت الحسن علیہا السلام کا مقام ایسا ہے جس کے بے شمار عاشقان، محبان، مریدان اور زائرین ہیں۔ اس مقام کی ایک بڑی خصوصیت اہل بیت علیہم السلام کی کرامات ہیں جو یہاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ابھی ایک حاجی صاحب نے اپنی زوجہ کے بارے میں بتایا، جو کینسر کی بیمار تھیں۔ انہوں نے حضرت سیدہ شریفہ بنت الحسن علیہا السلام کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے وسیلے سے انہیں شفا عطا فرمائی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی اولاد کو یہ عظیم مقام حاصل ہے، کیونکہ اہل بیت علیہم السلام کا مقام ہمارے تصور سے بھی بلند ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ہستیاں دنیوی عظمت کی انتہا پر ہیں، لیکن حقیقت میں اہل بیت علیہم السلام آسمانی بلندیوں پر فائز ہیں۔ ان کی ذریت کے پاس اگر اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے اور ان کے ہاتھوں کرامات ظاہر ہوتی ہیں، تو یہ بالکل فطری بات ہے۔ اللہ آپ سب کو سلامت رکھے۔ ان شاء اللہ یہ مقدس مقام، یعنی حضرت سیدہ شریفہ بنت الحسن علیہا السلام کا روضہ مبارک، ایک مرکزی حیثیت اختیار کرے گا۔

جیسا کہ آپ نے مجھے بتایا کہ ہمارے مرجع عالی قدر آیت اللہ سیستانی حفظہ اللہ کی خواہش ہے کہ آپ اسے ایک مدرسہ اور منبر بنائیں، یعنی مسلمانوں کی آگاہی اور دینی تعلیم کا مرکز۔ یہ بھی دین کے اہم شعبوں میں سے ہے کہ لوگوں کا اپنے رب سے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، اور اہل بیت علیہم السلام سے مضبوط تعلق ہو۔ ان شاء اللہ یہ روضہ مبارک، حضرت سیدہ شریفہ بنت الحسن علیہا السلام کا مرقد، مومنین کی آگاہی، تربیت اور عبادت کا مرکز بنے گا۔ اللہ آپ سب کو سلامت رکھے۔

ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

شیخ علی الكوراني

اختتامی کلمات

اس کتاب میں ہم نے سیدہ شریفہ بنت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی زندگی، ان کے مزار کی تاریخی حیثیت, مختلف علمی و عوامی آراء, کرامات اور بزرگانِ دین کے فرمودات کو یکجا پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان تمام مباحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیدہ شریفہ سلام اللہ علیہا ایک برگزیدہ اور محترم ہستی ہیں جن کا تذکرہ صدیوں سے عقیدت و احترام کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے۔ تاریخی لحاظ سے اگرچہ ان کی ذات مبارکہ کے حوالے سے مختلف روایات اور قیاسات ملتے ہیں لیکن عوام کے دلوں میں ان کی محبت اور اعتقاد بے لوث اور پختہ ہے۔

ان کے مزارِ اقدس پر بے شمار حاجت مندوں کو شفا اور مشکلات کا حل ملا ہے جو ان کی کرامت اور اللہ کے حضور ان کی وجاہت کا بیّن ثبوت ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سچی محبت اور معرفت عطا کرے، سیدہ شریفہ بنت امام حسن ع کے صدقے ہماری حاجات پوری کرے اور ہمیں ہمیشہ ان مقدس ہستیوں کے مزارات سے روحانی فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

آخر میں، پروردگارِ عالم کا شکر ادا کرتے ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ و اہلِ بیت علیہم السلام پر درود و سلام بھیجتے ہوئے اسی پر کتاب کو اختتام کرتے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔ والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمدٍ وآلہ الطاہرین۔

حوالہ جات

- انساب العترۃ الطاهرۃ - اہل بیت اطہارؑ کے انساب پر ایک قدیم ماخذ
- عمدۃ الطالب في أنساب آل أبي طالب - آلِ ابی طالب کے انساب پر ایک مستند کتاب
- منتہی الآمال في تواریخ النبي والآل - علامہ عباس قمیؒ کی تالیف، سیرت النبی و اہل بیتؑ
- بحر الأنساب الكبير في أنساب العلويين - سادات علویین کے نسب ناموں پر مبسوط کتاب
- منتديات شيعة الحسين العالمية قسم: بنات الزهراء - آن لائن فورم جہاں سیدہ شریفہ سے متعلق معلومات جمع کی گئیں
- محمد حرزالدین - مراقد المعارف 1365ھ - عراق میں مزاراتِ مقدسہ کا تاریخی جائزہ
- سید محمد علی الحلو - "مزار شریفة بنت حسن ع: قراءات تحقيقيّة" - کربلا: دار الکفیل للنشر، 1437ھ
- ویکی شیعہ - سیدہ فاطمہ بنت امام حسنؑ سیدہ شریفہ کے بارے میں مضمون
- بیان آیۃ اللہ سید مہدی رجائی متولی مزار سیدہ شریفہ بنت الحسن - مقامِ شریفہ، حلّہ عراق
- محاضرہ آیۃ اللہ سید ہادی المدرّسی - مرقدِ سیدہ شریفہ بنت الحسن، حلّہ عراق
- خطاب شیخ علی الکوراني - نجفِ اشرف سے آن لائن خطاب برائے مزار سیدہ شریفہ بنت الحسن